نقیبِ ختمِ نبوت ملتان

سالِ اشاعت: ۲ - سلسلہ اشاعت: ۸

محرم الحرام ۱۴۱۰ھ - اگست ۱۹۸۹ء

سرپرستِ اکابر:

حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہٗ

مولانا محمد اسحٰق صدیقی مدظلہٗ

مولانا حکیم محمود احمد ظفر مدظلہٗ

مولانا محمد عبداللہ مدظلہٗ

مولانا عنایت اللہ چشتی مدظلہٗ

مولانا محمد عبدالحق مدظلہٗ

رفقاءِ فکر:

حضرت سید نفیس الحسینی مدظلہٗ

سید عطاء المحسن بخاری

سید عطاء المؤمن بخاری

سید عطاء المہیمن بخاری

سید محمد کفیل بخاری

سید عبدالکبیر بخاری

سید محمد ذوالکفل بخاری

سید محمد ارشد بخاری

سید خالد مسعود گیلانی

عبداللطیف خالد ○ اختر جنجوا

عمر فاروق عمر ○ محمود شاھد

قمر الحسنین ○ بدر منیر احرار

آئینہ

اداریہ: سید عطاء المحسن بخاری ۲

پاکستان کی کہانی شاہ جی کی زبانی: سید محمد کفیل بخاری ۴

سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ: وقار انبالوی ۷

اور ہم آزاد ہوگئے: شورش کاشمیری ۸

"آزادی": احسان دانش ۱۰

مقامِ صحابہ: عامر عثمانی ۱۱

ہماری دعوت: ——— ۱۴

اسلامی عبادات: مولانا محمد اسحٰق صدیقی ۱۵

ایں جوئے سرخ رو: خادم حسین شیخ ۱۹

علامہ اقبال اور فتنۂ جمہوریت: حکیم محمود احمد ظفر ۲۹

مُرادِ رسول: ضیاء الحق چوہان ۳۹

آئینہ حدیث میں اپنا چہرہ: عبدالواحد بیگ ۴۲

حضرت اکبر الہ آبادی: پروفیسر عابد صدیق ۴۴

دو حرام زادے: راجہ مہدی ۴۷

مکتوب خانپور: ——— ۴۹

ایک مجاہد کا خط: ——— ۵۱

ایں گناہیست کہ درخانہ شما نیز کنند: ۵۵

——— : رابطہ : ———

مدرسہ معمورہ دار بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان

فون: ۷۲۸۱۳

قیمت: ۵/= روپے

سالانہ: ۵۰/= روپے

دل کی بات :-

کیا ہم آزاد ہیں ....؟

آزادی غلامی کی ضد ہے ان دونوں حالتوں کا ایک جگہ جمع ہونا ممکن ہی نہیں۔ ایک حریت پسند کبھی غلامی کی زندگی قبول نہیں کرتا اسکی فطرت میں غلامی سے مفاہمت نہیں ہوتی اس لئے وہ اپنے جذبۂ حریت کی حرارت سے غلامی کی زنجیریں پگھلا دیتا ہے اور آزادی کے تخت پر جلوہ گر ہو جاتا ہے ۱۹۳۷ء میں مسلم لیگ نے اپنے قائد اعظم محمد علی جناح کی اولوالعزم قیادت میں مفاہمت کی راہ سے آزادی حاصل کرنیکی جدوجہد کا آغاز کیا اور دیکھتے ہی دیکھتے دس برس کی قلیل مدت میں عوام لیگ کے پرچم تلے جمع ہو گئے اور تحریک پاکستان کے قائد قیام پاکستان میں کامیاب ہو گئے۔ پاکستان بن گیا۔ دنیا کا نقشہ بدل گیا۔ جنوبی ایشیا کی گود میں لق و دق نوزائیدہ پاکستان ہمکنے لگا۔ بانئ پاکستان کی اس کامیابی پر اُنہیں جتنا بھی تحسین و آفرین کہا جائے کم ہے اُنہیں ایک سال آزادی کے تخت پر جلوہ گری کا موقع ملا مگر وہ اپنے پاکستانی ماحول، بیماری اور فرنگی کی پالیسیوں کے حصار سے باہر نکلنے میں کامیاب نہ ہو سکے اور عاقبت کو سدھار گئے ان کے وارثوں نے پاکستان کی آزادی کو آڑے ہاتھوں لیا۔ اور وہ پاکستان جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو قائم کرنے اور اسلام اور ہندومت کی بنیاد پہ قائم ہونے والے دو قومی نظریہ کو عملی جامہ پہنانے کیلئے حاصل کیا تھا۔ اسکو ہندوؤں سکھوں عیسائیوں، یہودیوں، مرزائیوں، سبائیوں اور مسلمانوں پر مشتمل ایک نئی پاکستانی قوم کا ملک قرار دیکر نظریۂ پاکستان کو خاکستر کر دیا گیا اور غلامی کی جن زنجیروں کو دس برس کی زبردست عوامی قوت اور موومنٹ سے ریزہ ریزہ کر دیا گیا تھا۔ مسلم لیگ کے بزرجمہروں نے وہ طوق غلامی پھر اپنے گلے میں ڈال لیا۔ امریکی لابی میں لیگی لیڈروں کی شرکت نے پاکستان میں ثقافت کے بہروپ میں اسلامی عقائد، اسلامی عبادات، اسلامی اخلاق و اقدار اور اسلامی تہذیب و تمدن کا حلیہ بگاڑنا شروع کر دیا۔ حکمرانوں کے اعمال کو دین کہا جانے لگا۔ ان کے سماجی رویوں کو دینی اقدار باور کرایا گیا اور امریکی و یورپی افکار کی یلغار نے پاکستانی نسلِ نو کو دین بیزار مخلوق کا رُوپ دے دیا حکمرانوں کی بھرپور اعانت نے اور مفادات کی جنگ نے طبقاتی کشمکش کو جنم دیا۔ جب طبقاتی کشمکش عروج پر پہنچی تو اس سے لسانی اور صوبائی عصبیتوں نے جنم لیا۔ ان عصبیتوں کو لیڈ کرنے والے عناصر نے مفادات اور تعصبات کی تکمیل و تشکیل کیلئے سفارتخانوں کی دہلیز چاٹی۔ سفارتخانوں میں متعینہ "کنگ" اور "ایول جینیس" لوگوں کو تو ایسے عناصر کی ہر وقت تلاش ہوتی ہے۔ انہیں اس سے بہتر کونسا موقع مل سکتا تھا انہوں نے متحدہ مسلم قومیت